اَلْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ:

۱. فَصْلٌ فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے معجزات کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ رضی الله عنہم

﴿اولیاء اور صالحین رضی الله عنہم کی کرامات﴾

فَصْلٌ فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کے معجزات کا بیان ﴾

١ / ٧٤٥ ۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ. فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وفي رواية: **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں پیش آیا، ایک ٹکڑا پہاڑ میں چھپ گیا اور ایک ٹکڑا

الحديث رقم ١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية، فأراهم انشقاق القمر، ٣ / ١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧-٣٤٣٩، وفی كتاب: التفسير / القمر، باب: وَانْشَقَّ الْقَمَرُ: وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا، [١،٢]، ٤ / ١٨٤٣، الرقم: ٤٥٨٣-٤٥٨٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، باب: انشقاق القمر، ٤ / ٢١٥٨-٢١٥٩، الرقم: ٢٨٠٠-٢٨٠١، والترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: من سورة القمر، ٥ / ٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٥-٣٢٨٩، والنسائی فی السنن الكبری، ٦ / ٤٧٦، الرقم: ١٥٥٢-١٥٥٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٧٧، الرقم: ٣٥٨٣، ٣٩٢٤، ٤٣٦٠، وابن حبان فی الصحيح، ٤ / ٤٢٠، الرقم: ٦٤٩٥، والحاكم فی المستدرك، ٢ / ٥١٣، الرقم: ٣٧٥٨-٣٧٦١، وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔ والبزار فی المسند، ٥ / ٢٠٢، الرقم: ١٨٠١-١٨٠٢، وأبويعلی فی المسند، ٥ / ٣٠٦، الرقم: ٢٩٢٩، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢ / ١٣٢، الرقم: ١٥٥٩-١٥٦١، والطيالسی فی المسند، ١ / ٣٧، الرقم: ٢٨٠، والشاشی فی المسند، ١ / ٤٠٢، الرقم: ٤٠٤۔

پہاڑ کے اوپر تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تعالیٰ تو گواہ رہنا۔‘‘

’’اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اہل مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔‘‘

٢ / ٧٤٦۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ، فَاسْتَسْقِ رَبَّکَ. فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ، فَاسْتَسْقَى، فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ مُطِرُوْا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِيْنَةِ، فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذَلِکَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: غَرِقْنَا، فَادْعُ رَبَّکَ يَحْبِسْهَا عَنَّا، فَضَحِکَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطَرُ مِنْهَا شَيْءٌ، يُرِيْهِمُ اللهُ کَرَامَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت

الحديث رقم ٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأدب، باب: التبسم والضحك، ٥ / ٢٢٦١، الرقم: ٥٧٤٢، وفی کتاب: الدعوات، باب: الدعاء غير مستقبل القبلة، ٥ / ٢٣٣٥، الرقم: ٥٩٨٢، وفی کتاب: الجمعة، باب: الاستسقاء فی الخطبة يوم الجمعة، ١ / ٣١٥، الرقم: ٨٩١، وفی کتاب: الاستسقاء، باب: الاستسقاء فی المسجد الجامع، ١ / ٣٤٣، الرقم: ٩٦٧، وفی باب: الاستسقاء فی خطبة مستقبل القبلة، ١ / ٣٤٤، الرقم: ٩٦٨، وفی باب: إذا استشفع المشرکون بالمسلمين عند القحط، ١ / ٣٤٦، الرقم: ٩٧٤، وفی باب: من تمطر فی المطر حتی يتحادر علی لحيته، ١ / ٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، وفی کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣ / ١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء فی الاستسقاء، ٢ / ٦١٢-٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبوداود فی السنن، کتاب: ←

اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) بارش نہ ہونے کے باعث قحط پڑ گیا ہے لہٰذا اپنے رب سے بارش مانگئے، تو آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور ہمیں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے بارش مانگی تو فوراً بادلوں کے ٹکڑے آ کر آپس میں ملنے لگے پھر بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بارش متواتر اگلے جمعہ تک ہوتی رہی پھر وہی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: (یا رسول اللہ!) ہم تو غرق ہونے لگے لہٰذا اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اس بارش کو ہم سے روک دے۔ آپ ﷺ مسکرا پڑے اور دعا کی: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا ایسا دو یا تین دفعہ فرمایا۔ سو بادل چھٹنے لگے اور مدینہ منورہ کی دائیں بائیں جانب جانے لگے چنانچہ ہمارے اردگرد (کھیتوں اور فصلوں پر) بارش ہونے لگی ہمارے اوپر بند ہو گئی۔ یونہی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور ان کی قبولیتِ دعا دکھاتا ہے۔‘‘

٣/٧٤٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ

------ صلاة الاستسقاء، باب: رفع اليدين فى الاستسقاء، ١/٣٠٤، الرقم: ١١٧٤، والنسائى فى السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: كيف يرفع، ٣/١٥٩-١٦٦، الرقم: ١٥١٥، ١٥١٧، ١٥٢٧-١٥٢٨، وابن ملجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فى الدعاء فى الاستسقاء، ١/٤٠٤، الرقم: ١٢٦٩، والنسائى فى السنن الكبرى، ١/٥٥٨، الرقم: ١٨١٨، وابن الجارود فى المنتقى، ١/٧٥، الرقم: ٢٥٦، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢/٣٣٨، الرقم: ١٤٢٣، وابن حبان فى الصحيح، ٣/٢٧٢، الرقم: ٩٩٢، وعبد الرزاق فى المصنف، ٣/٩٢، الرقم: ٤٩١١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٠٤، الرقم: ١٢٠٣٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٣/٢٢١، الرقم: ٥٦٣٠، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/٢٨، الرقم: ٢٩٢٢٥، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ١/٣٢١، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١/١٨٧، الرقم: ٥٩٢، وفى المعجم الكبير، ١٠/٢٨٥، الرقم: ١٠٦٧٣، وأبويعلى فى المسند، ٦/٨٢، الرقم: ٣٣٣٤.

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: رفع البصر إلى الإمام فى الصلاة، ١/٢٦١، الرقم: ٧١٥، وفى كتاب: الكسوف، باب: صلاة ←

عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَصَلَّى، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَأَيْنَاکَ تَنَاوَلُ شَيْئًا فِي مَقَامِکَ، ثُمَّ رَأَيْنَاکَ تَكَعْكَعْتَ؟ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا اور آپ ﷺ نے نمازِ کسوف پڑھائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے کوئی چیز پکڑی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کسی قدر پیچھے ہٹ گئے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت نظر آئی تھی، میں نے اس میں سے ایک خوشہ پکڑ لیا، اگر اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا)۔‘‘

٧٤٨ / ٤۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ:

------ الكسوف جماعة، ١ / ٣٥٧، الرقم: ١٠٠٤، وفی كتاب: النكاح، باب: كفران العشير، ٥ / ١٩٩٤، الرقم: ٤٩٠١، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الكسوف، باب: ما عرض على النبی ﷺ فی صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، ٢ / ٦٢٧، الرقم: ٩٠٤، والنسائی فی السنن، كتاب: الكسوف، باب: قدر قراءة فی صلاة الكسوف، ٣ / ١٤٧، الرقم: ١٤٩٣، وفی السنن الكبرى، ١ / ٥٧٨، الرقم: ١٨٧٨، ومالك فی الموطأ، ١ / ١٨٦، الرقم: ٤٤٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٩٨، الرقم: ٢٧١١، ٣٣٧٤، وابن حبان فی الصحيح، ٧ / ٧٣، الرقم: ٢٨٣٢، ٢٨٥٣، وعبد الرزاق فی المصنف، ٣ / ٩٨، الرقم: ٤٩٢٥، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٣ / ٣٢١، الرقم: ٦٠٩٦، والشافعی فی السنن المأثورة، ١ / ١٤٠، الرقم: ٤٧۔

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣ / ١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٣، وفی كتاب: المغازی، باب: غزوة الحديبية، ٤ / ١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢١۔٣٩٢٣، وفی كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماءِ المبارك، ٥ / ٢١٣٥، الرقم: ٥٣١٦، وفی كتاب: التفسير / الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ : (١٨)، ٤ / ١٨٣١، الرقم: ٤٥٦٠، وأحمد بن ←

مَالَکُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَابَيْنَ يَدَيْکَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔''

٧٤٩ / ٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ،

------ حنبل فی المسند، ٣ / ٣٢٩، الرقم: ١٤٥٦٢، وابن خزيمة فی الصحيح، ١ / ٦٥، الرقم: ١٢٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٤ / ٤٨٠، الرقم: ٦٥٤٢، والدارمی فی السنن، ١ / ٢١، الرقم: ٢٧، وأبويعلی فی المسند، ٤ / ٨٢، الرقم: ٢١٠٧، والبيهقی فی الاعتقاد، ١ / ٢٧٢، وابن جعد فی المسند، ١ / ٢٩، الرقم: ٨٢۔

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: البيوع، باب: النجار، ٢ / ٣٧٨، الرقم: ١٩٨٩، وفی کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣ / ١٣١٤، الرقم: ٣٣٩١-٣٣٩٢، وفی کتاب: المساجد، باب: الاستعانة بالنجار والصناع فی أعواد المنبر والمسجد، ١ / ١٧٢، الرقم: ٤٣٨، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥ / ٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٧، والنسائی فی السنن، کتاب: الجمعة، باب: مقام الإمام فی الخطبة، ٣ / ١٠٢، الرقم: ١٣٩٦، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فی بدء شأن ←

قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَجْعَلُ لَکَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا. قَالَ: إِنْ شِئْتِ قَالَ: فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا کَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي کَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتّٰی کَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰی أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَکَّتُ، حَتّٰی اسْتَقَرَّتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے تشریف فرما ہونے کے لئے کوئی چیز نہ بنوا دوں؟ کیونکہ میرا غلام بڑھئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو (بنوا دو)۔ اس عورت نے آپ ﷺ کے لئے ایک منبر بنوا دیا۔ جمعہ کا دن آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ اسی منبر پر تشریف فرما ہوئے جو تیار کیا گیا تھا لیکن (حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر پر تشریف رکھنے کی وجہ سے) کھجور کا وہ تنا جس سے ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے (ہجر و فراق رسول ﷺ میں) چلاّ (کر رو) پڑا یہاں تک کہ پھٹنے کے قریب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے اتر آئے اور کھجور کے ستون کو گلے سے لگا لیا۔ ستون اس بچہ کی طرح رونے لگا، جسے تھپکی دے کر چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے سکون آ گیا۔‘‘

٦/٧٥٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، بِتَمَرَاتٍ،

المنبر، ١/٤٥٤، الرقم: ١٤١٤-١٤١٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٢٢٦، والدارمی نحوه فی السنن، ١/٢٣، الرقم: ٤٢، وابن خزيمة فی الصحيح، ٣/١٣٩، الرقم: ١٧٧٦-١٧٧٧، وعبد الرزاق فی المصنف، ٣/١٨٦، الرقم: ٥٢٥٣، وابن حبان فی الصحيح ١٤/٤٣،٤٨، الرقم: ٦٥٠٦، وأبويعلی فی المسند، ٦/١١٤، الرقم: ٣٣٨٤۔

الحديث رقم ٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأبي هريرة رضي الله عنه، ٥/٦٨٥، الرقم: ٣٨٣٩، وأحمد بن حنبل فی ←

فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! ادْعُ اللهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ: خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِکَ هَذَا أَوْ فِي هَذَا الْمِزْوَدِ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَکَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِکَ التَّمْرِ كَذَا وَ كَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ رضي الله عنه فَإِنَّهُ انْقَطَعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اکٹھا کیا اور میرے لیے ان میں دعائے برکت فرمائی پھر مجھے فرمایا: انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو اور جب انہیں لینا چاہو تو اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر لے لیا کرو اسے جھاڑنا نہیں۔ سو میں نے ان میں سے اتنے اتنے (یعنی کئی) وسق (ایک وسق دوسو چالیس کلوگرام کے برابر ہوتا ہے) کھجوریں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیں ہم خود اس میں سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔ کبھی وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا (یعنی کھجوریں ختم نہ ہوئیں) یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ مجھ سے کہیں گر گیا۔‘‘

٧٥١ / ٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا

......المسند، ٢ / ٣٥٢، الرقم: ٨٦١٣، وابن حبان فی الصحيح، ١٤ / ٤٦٧، الرقم: ٦٥٣٢، وابن راهوية فی المسند، ١ / ٧٥، الرقم: ٣، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ٥٢٧، الرقم: ٢١٥٠، وابن کثير فی البداية والنهاية، ٦ / ١١٧، والذهبی فی سير أعلام النبلاء، ٢ / ٢٣١، والسيوطی فی الخصائص الكبری، ٢ / ٨٥۔

الحديث رقم ٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣ / ١٣١٢، الرقم: ٣٣٨٦، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: (٦)، ٥ / ٥٩٧، الرقم: ٣٦٣٣، وأحمد بن حنبل فی ←

تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ الْمَاءُ، فَقَالَ: اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ. فَجَاؤُوْا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ. فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم تو معجزات کو برکت شمار کرتے تھے تم انہیں خوف دلانے والے شمار کرتے ہو۔ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ، لوگوں نے ایک برتن آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس برتن میں ڈالا اور فرمایا: پاک برکت والے پانی کی طرف آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے (چشمہ کی طرح) پانی ابل رہا تھا۔ علاوہ ازیں ہم کھانا کھاتے وقت کھانے سے تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔‘‘

٧٥٢ / ٨۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ،

------ المسند، ١/ ٤٦٠، الرقم: ٤٣٩٣، وابن خزيمة فى الصحيح، ١/ ١٠٢، الرقم: ٢٠٤، والدارمى فى السنن، ١/ ٢٨، الرقم: ٢٩، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ٣١٦، الرقم: ٣١٧٢٢، والبزار فى المسند، ٤/ ٣٠١، الرقم: ١٩٧٨، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤/ ٣٨٤، الرقم: ٤٥٠١، وأبويعلى فى المسند، ٩/ ٢٥٣، الرقم: ٥٣٧٢، والشاشى فى المسند، ١/ ٣٥٨، الرقم: ٣٤٦، واللالكائى فى اعتقاد أهل السنة، ٤/ ٨٠٣، الرقم: ١٤٧٩، وأبو المحاسن فى معتصر المختصر، ١/ ٨، والبيهقى فى الاعتقاد، ١/ ٢٧٢۔

الحديث رقم ٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فى الإسلام، ٣/ ١٣٠٩۔١٣١٠، الرقم: ٣٣٧٩۔٣٣٨٠، ٥٣١٦، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فى معجزات النبى ﷺ، ٤/ ١٧٨٣، الرقم: ←

فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ. وفي رواية: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کتنے (لوگ) تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی سب کے لئے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔''

٩/٧٥٣۔ عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِيْنَا، وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک

۲۲۷۹، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: (٦)، ٥/٥٩٦، الرقم: ٣٦٣١، ومالك فی الموطأ، ١/٣٢، الرقم: ٦٢، والشافعی فی المسند، ١/١٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٣٢، الرقم: ١٢٣٧٠، والبیهقی فی السنن الکبری، ١/١٩٣، الرقم: ٨٧٨، وابن أبی شیبة فی المصنف، ٦/٣١٦، الرقم: ٣١٧٢٤۔

الحدیث رقم ٩: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣١١، الرقم: ٣٣٨٤۔

قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ (صحابہ کرام پانی ختم ہو جانے سے پریشان ہو کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے) سو حضور نبی اکرم ﷺ کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا: اس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد (پانی اس قدر اوپر آ گیا کہ) ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے سواریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔‘‘

٧٥٤ / ١٠۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِيْنَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْزِعُوْهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ، وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی الله عنه سے روایت ہے کہ میرے والد محترم (حضرت عبد اللہ رضی الله عنه) وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ سو میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے والد نے (وفات کے بعد) پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس (اس کی ادائیگی کے لئے) کچھ بھی نہیں ماسوائے جو کھجور کے (چند) درختوں سے پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو گا۔ آپ ﷺ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں سو آپ ﷺ (ان کے ساتھ تشریف لے گئے اور ان کے) کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے گرد پھرے اور دعا کی پھر دوسرے ڈھیر (کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا) اس کے بعد آپ ﷺ ایک ڈھیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو ماپ کر دیتے جاؤ سو سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی ہی کھجوریں

الحديث رقم ١٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣ / ١٣١٢، الرقم: ٣٣٨٧، وفی کتاب: البيوع، باب: الکيل علی البائع والمعطي، ٢ / ٧٤٨، الرقم: ٢٠٢٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٣٦٥، الرقم: ١٤٩٧٧.

بچ بھی گئیں جتنی کہ قرض میں دی تھیں۔‘‘

۷۵۵ / ۱۱۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ ؓ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اللَّهُمَّ إِنَّ عَلِيًّا فِي طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر اقدس حضرت علی ؓ کی گود میں تھا وہ عصر کی نماز نہ پڑھ

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ۲۴ / ۱۴۷، الرقم: ۳۹۰، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۸ / ۲۹۷، والذهبی فی ميزان الاعتدال، ۵ / ۲۰۵، وابن کثير فی البداية والنهاية، ۶ / ۸۳، والقاضی عياض فی الشفاء، ۱ / ۴۰۰، والسيوطی فی الخصائص الکبری، ۲ / ۱۳۷، والحلبی فی السيرة الحلبية، ۲ / ۱۰۳، والقرطبی فی الجامع لأحکام القرآن، ۱۵ / ۱۹۷۔

رواه الطبرانی بأسانيد، ورجال أحدهما رجال الصحيح غير إبراهيم بن حسن، وهو ثقة، وثّقهٗ ابن حبان، ورواه الطحاوی في مشکل الآثار (۲ / ۹، ۴ / ۳۸۸۔ ۳۸۹) وللحديث طرق أخری عن أسماء، وعن أبي هريرة، وعليّ ابن أبي طالب، وأبي سعيد الخدري ؓ۔

وقد جمع طرقه أبو الحسن الفضلي، وعبيد الله بن عبد الله الحسکا المتوفی سنة (۴۷۰) في (مسألة في تصحيح حديث ردّ الشمس)، والسيوطي في (کشف اللبس عن حديث الشمس)۔ وقال السيوطي: فی الخصائص الکبری (۲ / ۱۳۷): أخرجه ابن منده، وابن شاهين، والطبرانی بأسانيد بعضها علی شرط الصحيح۔ وقال الشيباني في حدائق الأنوار (۱ / ۱۹۳): أخرجه الطحاوي في مشکل الحديث والآثار۔ بإسنادين صحيحين۔

وقال الإمام النووي فی شرح مسلم (۱۲ / ۵۲): ذکر القاضی ؒ: أن نبينا ﷺ حبست له الشمس مرّتين...... ذکر ذلک الطحاوي وقال: رواته ثقات۔

سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔‘‘

٧٥٦ / ١٢۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَهُمْ جَمَلٌ يَسْنُوْنَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْجَمَلَ اسْتُصْعِبَ عَلَيْهِمْ فَمَنَعَهُمْ ظَهْرَهُ، وَإِنَّ الْأَنْصَارَ جَاؤُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: إِنَّهُ كَانَ لَنَا جَمَلٌ نُسْنِي عَلَيْهِ وَإِنَّهُ اسْتُصْعِبَ عَلَيْنَا وَمَنَعَنَا ظَهْرَهُ، وَقَدْ عَطَشَ الزَّرْعُ وَالنَّخْلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: قُوْمُوْا فَقَامُوْا فَدَخَلَ الْحَائِطَ وَالْجَمَلُ فِي نَاحِيَةٍ، فَمَشَى النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَهُ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّهُ قَدْ صَارَ مِثْلَ الْكَلْبِ، وَإِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ صَوْلَتَهُ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ بَأْسٌ، فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى خَرَّ سَاجِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنَاصِيَتِهِ أَذَلَّ مَا كَانَتْ قَطُّ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي الْعَمَلِ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذِهِ بَهِيْمَةٌ لَا تَعْقِلُ تَسْجُدُ لَكَ وَنَحْنُ نَعْقِلُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ؟ وفي رواية: **قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ. فَقَالَ: لَا يَصْلُحُ**

الحديث رقم ١٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ١٥٨، الرقم: ١٢٦٣٥، والدارمی فی السنن، باب: (٤)، ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١ / ٢٢، الرقم: ١٧، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٩ / ٨١، الرقم: ٩١٨٩، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ٣٢٠، الرقم: ١٠٥٣، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٥ / ٢٦٥، الرقم: ١٨٩٥، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣ / ٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، والحسينی فی البيان والتعريف، ٢ / ١٧١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٤، ٩، والمناوی فی فيض القدير، ٥ / ٣٢٩.

لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا...... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَنَحْوَهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے میں ایک اونٹ تھا جس پر (وہ کھیتی باڑی کے لئے) پانی بھرا کرتے تھے، وہ ان کے قابو میں نہ رہا اور انہیں اپنی پشت (پانی لانے کے لئے) استعمال کرنے سے روک دیا۔ انصار صحابہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا ہم اس سے کھیتی باڑی کے لئے پانی لانے کا کام لیتے تھے اور وہ ہمارے قابو میں نہیں رہا اور اب وہ خود سے کوئی کام نہیں لینے دیتا، ہمارے کھیت کھلیان اور باغ پانی کی قلت کے باعث سوکھ گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: اٹھو، پس سارے اٹھ کھڑے ہوئے (اور اس انصاری کے گھر تشریف لے گئے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احاطہ میں داخل ہوئے تو اونٹ جو کہ ایک کونے میں تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ کی طرف چل پڑے تو انصار کہنے لگے: (یا رسول اللہ!) یہ اونٹ کتے کی طرح باؤلا ہو چکا ہے اور ہمیں اس کی طرف سے آپ پر حملہ کا خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ اونٹ نے جیسے ہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھا یہاں تک (قریب آ کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پیشانی سے پکڑا اور حسب سابق دوبارہ کام پر لگا دیا۔ صحابہ کرام نے یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بے عقل جانور ہوتے ہوئے بھی آپ کو سجدہ کر رہا ہے اور ہم تو عقلمند ہیں اس سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں اور ایک روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم جانوروں سے زیادہ آپ کو سجدہ کرنے کے حقدار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی فردِ بشر کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اور اگر کسی بشر کا بشر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو اس کی قدر و منزلت کی وجہ سے سجدہ کرے جو کہ اسے بیوی پر حاصل ہے۔''

۱۳ / ۷۵۷۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي

الحديث رقم ۱۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٤ / ۱۷۸٤، الرقم: ۲۲۸۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۳٤۰، ←

عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا. فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُوْنَ الْأُدْمَ. وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيءٌ، فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيْهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا. فَمَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: عَصَرْتِيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم مالک رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چمڑے کے برتن میں گھی بھیجا کرتی تھیں، ان کے بیٹے آ کر ان سے سالن مانگتے، ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، تو جس چمڑے کے برتن میں وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے گھی بھیجا کرتیں اس کا رخ کرتیں اس میں انہیں گھی مل جاتا، ان کے گھر میں سالن کا مسئلہ اسی طرح حل ہوتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے ایک دن اس چمڑے کے برتن کو نچوڑ لیا پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے چمڑے کے برتن کو نچوڑ لیا؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے اسی طرح رہنے دیتیں تو اس سے ہمیشہ (گھی) ملتا رہتا۔''

٧٥٨ / ١٤۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ، فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ. فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا، حَتَّى كَالَهُ. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کچھ کھانا طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اسے نصفِ وسق (ایک سو

..... ٣٤٧، الرقم: ١٤٧٠٥، ١٤٧٨٢، والعسقلانی فی تهذيب التهذيب، ١٢/٥٠٥، الرقم: ٢٩٨٤، وفی فتح الباری، ١١/٢٨١، وفی الإصابة، ٨/٢٩٨، الرقم: ١٢٢٣٩۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: فی معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٤، الرقم: ٢٢٨١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٣٣٧، ٣٤٧، الرقم: ١٤٦٦١، ١٤٧٨٣۔

بیس کلو گرام) جو دے دیئے۔ وہ شخص اس کی بیوی اور ان دونوں کے (ہاں آنے والے) مہمان بھی (ایک عرصہ تک) وہی جو کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک دن اس نے وہ جو ماپ لئے۔ پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کو نہ ماپتے تو تم وہ جو کھاتے رہتے اور وہ یونہی (ہمیشہ) باقی رہتے۔‘‘

۱۵ / ۷۵۹۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ، كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ عليهما السلام. **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ اُحد کے روز میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ ﷺ کی جانب سے لڑ رہے تھے انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے بڑی بہادری سے برسرِ پیکار تھے میں نے انہیں اس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں یعنی وہ جبرائیل و میکائیل علیہما السلام تھے۔‘‘

۱۶ / ۷۶۰۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه: في رواية طويلة أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ، حِيْنَ بَلَغَنَا إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ، وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی الله عنه فَقَالَ: وَالَّذِي

الحديث رقم ١٥: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ، [آل عمران، ٣: ١٢٢]، ١٤٨٩/٤، الرقم: ٣٨٢٨، وفى كتاب: اللباس، باب: الثياب البيض، ٢١٩٢/٥، الرقم: ٥٤٨٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فى قتال جبريل وميكائيل عن النبى ﷺ يوم أحد، ١٨٠٢/٤، الرقم: ٢٣٠٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١٧١/١، الرقم: ١٤٦٨، والشاشى فى المسند، ١٨٥/١، الرقم: ١٣٣، والأصبهاني فى دلائل النبوة، ٥١/١، الرقم: ٣٤، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٣٨٢/٢، الرقم: ٧٥٧٥، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ١٠٧/١.

الحديث رقم ١٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ١٤٠٣/٣، الرقم: ١٧٧٩، ونحوه فى كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه وإثبات عذاب القبر والتعوذ منه، ٢٢٠٢/٤، الرقم: ٢٨٧٣، وأبو داود فى السنن، كتاب الجهاد، باب: فى الأسير ←

نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا. وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا. قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوْا حَتَّى نَزَلُوْا بَدْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا مَصْرَعُ فُلاَنٍ قَالَ: وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، هَاهُنَا وَهَاهُنَا. قَالَ: فَمَا مَاتَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہمیں ابوسفیان کے (قافلہ کی شام سے) آنے کی خبر پہنچی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں گے، اگر آپ ہمیں برک الغماد پہاڑ سے گھوڑوں کے سینے ٹکرانے کا حکم دیں تو ہم ایسا بھی کریں گے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا لوگ آئے اور وادی بدر میں اُترے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے، آپ ﷺ زمین پر اس جگہ اور کبھی اس جگہ اپنا دستِ اقدس رکھتے، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر (دوسرے دن دورانِ جنگ) کوئی کافر حضور نبی اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرا برابر بھی اِدھر اُدھر نہیں مرا۔‘‘

------ ينال منه ويضرب ويقرن، ٣/ ٥٨، الرقم: ٢٠٧١، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ٤/ ١٠٨، الرقم: ٢٠٧٤، وفي السنن الكبرى، ١/ ٦٦٥، الرقم: ٢٢٠١، وابن حبان في الصحيح، ١١/ ٢٤، الرقم: ٤٧٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢١٩، الرقم: ١٣٣٢٠، والبزار في المسند، ١/ ٣٤٠، الرقم: ٢٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٣٦٢، الرقم: ٣٦٧٠٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/ ٢١٩، الرقم: ٨٤٥٣، وفي المعجم الصغير، ٢/ ٢٣٣، الرقم: ١٠٨٥، وأبو يعلى في المسند، ٦/ ٦٩، الرقم: ٣٣٢٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/ ١٠٢، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/ ٣٨١، الرقم: ٥٨٧١.

٧٦١/ ١٧۔ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه في رواية طويلة قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم حَتَّى نَزَلَ وَادِيًا أَفْيَحَ. فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقْضِي حَاجَتَهُ. فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي. فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ. فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ، الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ. حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى. فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمُنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا، قَالَ: الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا. فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي. فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مُقْبِلًا. وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا. فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا جَابِرُ، هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. فَأَقْبِلْ بِهِمَا. حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ يَسَارِكَ. قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ. فَانْذَلَقَ لِي. فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ

الحديث رقم ١٧: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: حديث جابر الطويل، وقصة أبي اليَسَر، ٤/ ٢٣٠٦، الرقم: ٣٠١٢، وابن حبان فى الصحيح، ١٤/ ٤٥٥۔ ٤٥٦، الرقم: ٦٥٢٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١/ ٩٤، الرقم: ٤٥٢، والأصبهاني فى دلائل النبوة، ١/ ٥٣۔٥٥، الرقم: ٣٧، وابن عبد البر فى التمهيد، ١/ ٢٢٢، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٢/ ٣٨٣، الرقم: ٥٨٨٥۔

يَمِيْنِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي، ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَعَمَّ ذَاکَ؟ قَالَ: إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذِّبَانِ. فَأَحْبَبْتُ: بِشَفَاعَتِي، أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ......الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (ایک غزوہ) کے سفر پر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم ایک کشادہ وادی میں پہنچے۔ حضور نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں پانی وغیرہ لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اردگرد) دیکھا لیکن آپ ﷺ کو پردہ کے لئے کوئی چیز نظر نہ آئی، وادی کے کنارے دو درخت تھے، حضور نبی اکرم ﷺ ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری اطاعت کر۔ وہ درخت اس اونٹ کی طرح آپ ﷺ کا فرمانبردار ہوگیا جس کی ناک میں نکیل ہو اور وہ اپنے ہانکنے والے کے تابع ہوتا ہے پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: اللہ کے اذن سے میری اطاعت کر، وہ درخت بھی پہلے درخت کی طرح آپ ﷺ کے تابع ہو گیا یہاں تک کہ جب آپ ﷺ دونوں درختوں کے درمیان پہنچے تو آپ ﷺ نے ان دونوں درختوں کو ملا دیا اور فرمایا: اللہ کے اذن سے جڑ جاؤ، سو وہ دونوں درخت جڑ گئے، میں وہاں بیٹھا اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا، میں نے اچانک دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت اپنے اپنے سابقہ اصل مقام پر کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! تم نے وہ مقام دیکھا تھا جہاں میں کھڑا تھا۔ میں نے عرض کیا: جی! یا رسول اللہ! فرمایا: ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان میں سے ہر ایک کی ایک ایک شاخ کاٹ کر لاؤ اور جب اس جگہ پہنچو جہاں میں کھڑا تھا تو ایک شاخ اپنی دائیں جانب اور ایک شاخ اپنی بائیں جانب ڈال دینا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر ایک پتھر توڑا اور تیز کیا، پھر میں ان درختوں کے پاس گیا اور ہر ایک سے ایک شاخ توڑی، پھر میں انہیں گھسیٹ کر حضور نبی اکرم ﷺ کے کھڑے ہونے کی جگہ لایا اس جگہ ایک شاخ دائیں جانب اور ایک شاخ بائیں جانب ڈال دی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے حکم پر عمل کر دیا ہے۔ مگر اس عمل کا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس جگہ دو قبروں کے پاس سے

گزرا جن میں قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا، میں نے چاہا کہ میری شفاعت کے سبب جب تک وہ شاخیں سرسبز و تازہ رہیں ان کے عذاب میں کمی رہے۔‘‘

٧٦٢ / ١٨۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيْبَ. وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ: حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ، حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کے متعلق خبر آنے سے پہلے ہی ان کے شہید ہو جانے کے متعلق لوگوں کو بتا دیا تھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا ہے لیکن وہ شہید ہو گئے۔ اب جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ اب ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جامِ شہادت نوش کر گئے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ مبارک اشک بار تھیں۔ (پھر فرمایا) یہاں تک کہ اب اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (حضرت خالد بن ولید) نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح عطا

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المغازی، باب: غزوة مؤته من أرض الشام، ٤ / ١٥٥٤، الرقم: ٤٠١٤، وفی کتاب: الجنائز، باب: الرجل ينعی إلی أهل الميت بنفسه، ١ / ٤٢٠، الرقم: ١١٨٩، وفی کتاب: الجهاد، باب: تمنی الشهادة، ٣ / ١٠٣٠، الرقم: ٢٦٤٥، وفی باب: من تأمر فی الحرب من غير إمرة إذا خاف العدو، ٣ / ١١١٥، الرقم: ٢٨٩٨، وفی کتاب: المناقب، باب علامات النبوة فی الإسلام، ٣ / ١٣٢٨، الرقم: ٣٤٣١، وفی کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب خالد بن الوليد رضی الله عنه، ٣ / ١٣٧٢، الرقم: ٣٥٤٧، ونحوه النسائی فی السنن الکبری، ٥ / ١٨٠، الرقم: ٨٦٠٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٠٤، الرقم: ١٧٥٠، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ٣٣٧، الرقم: ٥٢٩٥، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٢ / ١٠٥، الرقم: ١٤٥٩-١٤٦١، والخطيب التبريزی فی مشکاة المصابيح، ٢ / ٣٨٤، الرقم: ٥٨٨٧۔

فرمائی۔‘‘

٧٦٣ / ١٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه في رواية طويلة قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الإِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِمُحَمَّدٍ إِنْ كُنْتُ لَأَكْتُبُ مَاشِئْتُ فَمَاتَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تَقْبِلْهُ وَقَالَ أَنَسٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبُوْطَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا؟ فَقَالُوْا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبِلْهُ الْأَرْضُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جو حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے کتابت کیا کرتا تھا وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا کر مل گیا اور کہنے لگا: میں تم میں سب سے زیادہ محمد مصطفیٰ کو جاننے والا ہوں میں ان کے لئے جو چاہتا تھا لکھتا تھا سو وہ شخص جب مر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے زمین قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا وہ اس جگہ آئے جہاں وہ مرا تھا تو دیکھا اس کی لاش قبر سے باہر پڑی تھی۔ پوچھا اس (لاش) کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا: ہم نے اسے کئی بار دفن کیا مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔‘‘

٧٦٤ / ٢٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِذْقَ مِنْ

الحديث رقم ١٩: أخرجه مسلم نحوه فی الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/ ٢١٤٥، الرقم: ٢٧٨١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ١٢٠، الرقم: ١٢٢٣٦، ١٣٣٤٨، والبيهقی فی السنن الصغری، ١/ ٥٦٨، الرقم: ١٠٥٤، وعبد بن حميد فی المسند، ١/ ٣٨١، الرقم: ١٢٧٨، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ٢/ ١٨٨، والخطيب التبريزی فی مشكاة المصابيح، ٢/ ٣٨٧، الرقم: ٥٧٩٨.

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله ﷻ، ٥/ ٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٨، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٧٦، الرقم: ٤٢٣٧، والطبراني في المعجم ←

هَذِهِ النَّخْلَةِ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ. فَعَادَ، فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کیسے علم ہو گا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت پر لگے ہوئے اس کے گچھے کو بلاؤں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں آ گرا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے فرمایا: واپس چلے جاؤ۔ تو وہ واپس چلا گیا۔ اس اعرابی نے (نباتات کی محبت واطاعتِ رسول کا یہ منظر) دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔‘‘

٧٦٥ / ٢١۔ عَنْ أَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ رضی الله عنه قَالَ: مَسَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي، قَالَ عَزْرَةُ: إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شَعَرَاتٌ بِيْضٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو زید اخطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ اقدس میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی، عزرہ (راوی) کہتے ہیں کہ ابو زید ایک سو بیس سال زندہ رہے اور ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔‘‘

...... الكبير، ١٢ / ١١٠، الرقم: ١٢٦٢٢، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣ / ٣، الرقم: ٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩ / ٥٣٨، ٥٣٩، الرقم: ٥٢٧، والبيهقي في الاعتقاد، ١ / ٤٨، والخطيب التبريزى في مشكاة المصابيح، ٢ / ٣٩٤، الرقم: ٥٩٢٤.

الحديث رقم ٢١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥ / ٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٩، والطبرانى المعجم الكبير، ١٧ / ٢٧، الرقم: ٤٥، ونحوه فى المعجم الكبير، ١٨ / ٢١، الرقم: ٣٥، الشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٤ / ١٩٩، الرقم: ٢١٨٢، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٤١٢.

٧٦٦/ ٢٢۔ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانَ رضي الله عنه أَنَّهُ أُصِيْبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ، فَأَرَادُوْا أَنْ يَقْطَعُوْهَا، فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لاَ، فَدَعَا بِهِ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهُ بِرَاحَتِهِ، فَكَانَ لاَ يُدْرَى أَيُّ عَيْنَيْهِ أُصِيْبَتْ. رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى.

''حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن (تیر لگنے سے) ان کی آنکھ ضائع ہوگئی اور ڈھیلا نکل کر چہرے پر بہہ گیا۔ دیگر صحابہ نے اسے کاٹ دینا چاہا۔ تو رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور آنکھ کو دوبارہ اس کے مقام پر رکھ دیا۔ سو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہوگئی کہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ خراب ہے۔''

٧٦٧/ ٢٣۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُوْدِيِّ رِجَالاً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيْکٍ رضي الله عنه، وَكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ...... (قَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيْکٍ رضي الله عنه فِي قِصَّةِ قَتْلِ أَبِي

الحديث رقم ٢٢: أخرجه أبويعلى فى المسند، ٣/ ١٢٠، الرقم: ١٥٤٩، وأبوعوانة فى المسند، ٤/ ٣٤٨، الرقم: ٦٩٢٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٨/ ٢٩٧، وابن سعد فى الطبقات الكبرى، ١/ ١٨٧، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ٢/ ٣٣٣، والعسقلانى فى تهذيب التهذيب، ٧/ ٤٣٠، الرقم: ٨١٤، وفى الإصابة، ٤/ ٢٠٨، الرقم: ٤٨٨٨، وابن قانع فى معجم الصحابة، ٢/ ٣٦١، وابن كثير فى البداية والنهاية، ٣/ ٢٩١۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: قتل أبى رافع عبدالله بن أبى الحُقَيْقِ، ٤/ ١٤٨٢، الرقم: ٣٨١٣، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٩/ ٨٠، والأصبهانى فى دلائل النبوة، ١/ ١٢٥، وابن عبد البر فى الاستيعاب، ٣/ ٩٤٦، والطبرى فى تاريخ الأمم والملوك، ٢/ ٥٦، وابن كثير فى البداية والنهاية: ٤/ ١٣٩، وابن تيمية فى الصارم المسلول، ٢/ ٢٩٤۔

رَافِعٍ) فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ: فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى قَدْ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ...... فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: ابْسُطْ رِجْلَكَ. فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ابو رافع یہودی کی (سرکوبی کے لئے اس) طرف چند انصاری مردوں کو بھیجا اور حضرت عبداللہ بن عتیک ﷺ کو ان پر امیر مقرر کیا۔ ابو رافع آپ ﷺ کو تکلیف پہنچاتا تھا اور آپ ﷺ کے (دین کے) خلاف (کفار کی) مدد کرتا تھا اور سر زمین حجاز میں اپنے قلعہ میں رہتا تھا......(حضرت عبداللہ بن عتیک ﷺ نے ابو رافع یہودی کے قتل کی کارروائی بیان کرتے ہوئے فرمایا:) مجھے یقین ہوگیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ پھر میں نے ایک ایک کرکے تمام دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ زمین پر آ رہا۔ چاندنی رات تھی میں گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی تو میں نے اسے عمامہ سے باندھ دیا...... پھر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کردیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پاؤں آگے کرو۔ میں نے پاؤں پھیلا دیا۔ آپ ﷺ نے اس پر دستِ کرم پھیرا تو (ٹوٹی ہوئی پنڈلی جڑ گئی اور) پھر کبھی درد تک نہ ہوا۔''

٧٦٨ / ٢٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَحْشٌ. فَإِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَعِبَ وَاشْتَدَّ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ. فَإِذَا أَحَسَّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ، رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ، مَا دَامَ رَسُوْلُ

الحديث رقم ٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ١١٢، ١٥٠، الرقم: ٢٤٨٦٢، ٢٥٢١٠، وأبويعلى في المسند، ٨/ ١٢١، الرقم: ٤٦٦٠، وابن راهويه في المسند، ٣/ ٦١٧، الرقم: ١١٩٢، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/ ١٩٥، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/ ٣١، وابن عبد البر في التمهيد، ٦/ ٣١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٣۔

اللهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُؤْذِيَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی آل (یعنی اہلِ بیت) کے لئے ایک بیل رکھا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لاتے تو وہ کھیلتا کودتا اور (خوشی سے) جوش میں آجاتا اور (حالتِ وجد میں) کبھی آگے بڑھتا اور کبھی پیچھے آتا۔ اور جب وہ یہ محسوس کرتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لے گئے ہیں تو پھر ساکت کھڑا ہو جاتا اور کوئی حرکت نہ کرتا جب تک کہ آپ ﷺ گھر میں موجود رہتے اس ڈر سے کہ کہیں آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔‘‘

٧٦٩ / ٢٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْکَ حَدِيْثًا کَثِيْرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ: ابْسُطْ رِدَائَکَ. فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ. فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ سے بہت کچھ سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ؟ میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ آپ ﷺ نے (فضا میں) چلّو بھر بھر کر اس میں ڈال دیئے اور فرمایا: اسے سینے سے لگالو۔ میں نے ایسا ہی کیا: پس اس کے بعد میں کبھی کچھ نہیں بھولا۔‘‘

٧٧٠ / ٢٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ

الحديث رقم ٢٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: العلم، باب: حفظ العلم، ١ / ٥٦، الرقم: ١١٩، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی هريرة الدوسی رضي الله عنه، ٤ / ١٩٣٩، الرقم: ٢٤٩١، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأبی هريرة رضي الله عنه، ٥ / ٦٨٤، الرقم: ٣٨٣٤-٣٨٣٥، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ١ / ٢٤٧، الرقم: ٨٨١، وأبو يعلی فی المسند، ١١ / ١٢١، الرقم: ٦٢٤٨.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: الديات، باب: فيمن سقی رجلا سماً أو اطعمه فمات أيقاظ منه، ٤ / ١٧، الرقم: ٤٥١٠، والدارمی فی السنن، ١ / ٤٦، الرقم: ٦٨، والبيهقی فی السنن الکبری، ٨ / ٤٦.

سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ، وَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا: أَ سَمَمْتِ هَذِهِ الشَّاةَ؟ قَالَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ: مَنْ أَخْبَرَکَ؟ قَالَ: أَخبَرَتْنِي هَذِهِ فِي يَدِي لِلذِّرَاعِ. قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا أَرَدْتِ إِلَى ذَلِکَ؟ قَالَتْ: إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ يَضُرَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ، فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا ...... الحديث.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل خیبر میں سے ایک یہودی عورت نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملایا پھر وہ (زہر آلود گوشت) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کر دیا۔ سو رسول اللہ ﷺ نے اس کی دستی (ران) لی اور اس سے کھانے لگے اور چند دیگر صحابہ بھی کھانے لگے۔ (اسی وقت) رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے ہاتھ (کھانے سے) روک لو اور آپ ﷺ نے اس عورت کی طرف ایک آدمی بھیجا جو اسے بلا کر لایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ یہودی عورت نے کہا: آپ کو کس نے بتایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس دستی (یعنی بکری کی ران) نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ عورت نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس فعل سے کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا: (میں نے سوچا) اگر آپ نبی ہیں تو زہر ہرگز آپ کو کوئی نقصان نہیں دے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف فرما دیا اور کوئی سزا نہیں دی۔‘‘

۲۷/۷۷۱۔ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ

الحديث رقم ۲۷: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۷۷، الرقم: ۲۱۰۱۳، والعسقلانی فی الإصابة، ۴/ ۵۹۹، الرقم: ۵۷۶۳، والمزی فی تهذیب الکمال، ۲۱/ ۵۴۲، الرقم: ۴۳۲۶۔

ﷺ: ادْنُ مِنِّي قَالَ: فَمَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى رَأْسِهِ وَلِحُيَتِهِ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ وَأَدِمْ جَمَالَهُ. قَالَ: فَلَقَدْ بَلَغَ بِضْعًا وَمِئَةَ سَنَةٍ، وَمَا فِي رَأْسِهِ وَلِحُيَتِهِ بَيَاضٌ إِلَّا نَبْذٌ يَسِيْرٌ وَلَقَدْ كَانَ مُنْبَسِطَ الْوَجْهِ وَلَمْ يَنْقَبِضْ وَجْهُهُ حَتَّى مَاتَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ۔ پھر میرے سر اور داڑھی پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا فرمائی: الٰہی! اسے زینت بخش اور اس کے حسن و جمال کو دوام عطا فرما۔ (راوی کہتے ہیں کہ) انہوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی لیکن ان کے سر اور داڑھی کے چند ہی بال سفید ہوئے تھے۔ ان کا چہرہ صاف اور روشن رہا اور تادمِ آخر ایک ذرہ بھر شکن بھی چہرہ پر نمودار نہ ہوئی۔''

فَصْلٌ فِي كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ رضي الله عنهم

﴿اولیاء اور صالحین رضی اللہ عنہم کی کرامات کا بیان﴾

٧٧٢ / ٢٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رضي الله عنه كَانَ نَحَلَهَا جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ. فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: وَاللهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ غِنًى بَعْدِي مِنْكِ وَلَا أَعَزُّ عَلَيَّ فَقْرًا بَعْدِي مِنْكِ. وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقًا. فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ وَاحْتَزْتِيْهِ كَانَ لَكِ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ. وَإِنَّمَا هُوَ أَخَوَاكِ وَأُخْتَاكِ. فَاقْتَسِمُوْهُ عَلَى كِتَابِ اللهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ، وَاللهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرَى؟ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه: ذُوْبَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ أُرَاهَا جَارِيَةً فَوَلَدَتْ أُمَّ كُلْثُوْمٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مبارکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غابہ (نامی وادی) میں انہیں کھجور کے چند درخت ہبہ کیے جن میں سے بیس وسق کھجوریں آتی تھیں۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: اے میری پیاری بیٹی! ایسا دوسرا کوئی نہیں جس کا اپنے بعد غنی ہونا مجھے تم سے زیادہ پسند ہو اور

الحديث رقم ٢٨: أخرجه مالك فى الموطأ، كتاب: الأقضية، باب: مالايجوز من النحل، ٢/ ٧٥٢، الرقم: ١٤٣٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٦/ ١٦٩، الرقم: ١١٧٢٨، ١٢٢٦٧، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٤/ ٨٨، واللالكائي فى كرامات الأولياء، ١/ ١٧٧، الرقم: ٦٢، والعسقلانى فى الإصابة، ٧/ ٥٧٥، الرقم: ١١٠٢٣، والنووى فى تهذيب الأسماء، ٢/ ٥٧٤، الرقم: ١٠٣٠، ١٢٣٩، والزيلعى فى نصب الراية، ٤/ ١٢٢، وأبو جعفر الطبرى فى الرياض النضرة، ٢/ ١٢٣، ٢٥٧، وابن سعد فى الطبقات الكبرى، ٣/ ١٩٤.

اپنے بعد مجھے کسی کی مفلسی تم سے زیادہ گراں نہیں۔ میں نے تمہیں کچھ درخت دیئے تھے جن سے بیس وسق کھجوریں آتی تھیں۔ اگرتم نے ان پر قبضہ کیا ہوتا تو وہ تمہارے ہو جاتے۔ اب وہ میراث کا مال ہے اور تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ سو سارے مال کو اللہ کی کتاب (کے حکم) کے مطابق تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: ابا جان! مال خواہ کتنا ہی زیادہ ہوتا میں چھوڑ دیتی لیکن میری بہن تو صرف حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہیں دوسری کون ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے اور میرے خیال میں وہ لڑکی ہے پھر انہوں نے ام کلثوم (نامی) بیٹی کو جنم دیا۔''

٧٧٣ / ٢٩۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة **فَدَعَا: (أَي أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه) بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْها، فَقَالَ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ، مَاهَذَا؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي، لَهِيَ الآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ، فَأَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

''حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے ایک طویل واقعہ میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام (اصحاب صفہ) کی دعوت کی، (اور ان کے ساتھ) آپ نے خود بھی کھانا کھایا اور دوسروں نے بھی۔ ہر لقمہ اٹھانے کے بعد کھانا پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جاتا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے (اپنی بیوی سے جو بنی فراس کے قبیلہ سے تھیں) فرمایا: اے ہمشیرہ بنی فراس! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اے میری آنکھوں کی

الحديث رقم ٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: مواقيت الصلاة، باب: السَّمَرِ مَعَ الضَّيفِ وَالأَهلِ، ١/٢١٦، الرقم: ٥٧٧، وفي كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٢، الرقم: ٣٣٨٨، وفي كتاب: الأدب، باب: مايُكره من الغضب والجزع عند الضيف، ٥/٢٢٧٤، الرقم: ٥٧٨٩، وفي كتاب: الأدب، باب: قول الضيف لصاحبه: لَا آكُلُ حَتَّى تَاكُلَ، ٥/٢٢٧٤، الرقم: ٥٧٩٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: إكرام الضيف وفضل إيثاره، ٣/١٦٢٧، الرقم: ٢٠٥٧، والبزار في المسند، ٦/٢٢٨، الرقم: ٢٢٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٧، الرقم: ١٧٠٢، ١٧١٢۔

ٹھنڈک (میرے سرتاج) اس وقت تو یہ کھانا پہلے سے تین گناہ زیادہ ہے چنانچہ ان سب صحابہ نے بھی خوب کھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھی روانہ کیا جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی تناول فرمایا۔‘‘

٧٧٤ / ٣٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس کے متعلق انہوں نے فرمایا ہو کہ میرے خیال میں یہ اس طرح ہے اور وہ ان کے خیال کے مطابق نہ نکلی ہو۔‘‘

٧٧٥ / ٣١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ، فَإِنْ يَکُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عَمَرُ أَي مُلْهَمُوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها.

وقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ مُحَدَّثٌ؟ قَالَ: تَتَكَلَّمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى لِسَانِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلی امتوں

الحديث رقم ٣٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: إسلامُ عمرَ بنَ الخطابِ رضي الله عنه، ٣ / ١٤٠٣، الرقم: ٣٦٥٣، والحاكم فی المستدرك، ٣ / ٩٤، الرقم: ٤٥٠٣، واللالكائي فی كرامات الأولياء، ١ / ١١٩، الرقم: ٦٥، والنووی فی رياض الصالحين، ١ / ٥٦٨، الرقم: ١٥١٠.

الحديث رقم ٣١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بنَ الخطّابِ رضي الله عنه، ٣ / ١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٦، وفی كتاب: الأنبياء، باب: أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ: [الكهف: ٩]، ٣ / ١٢٧٩، الرقم: ٣٢٨٢، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر رضي الله عنه، ٤ / ١٨٦٤، الرقم: ٢٣٩٨، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول ←

میں ایسے لوگ تھے جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے باتیں القاء کی جاتی تھیں (یعنی انہیں الہام ہوتا تھا) اور میری امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر ہے۔‘‘

’’اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں بیان کیا کہ صحابہ کرام نے پوچھا: (یا رسول اللہ!) اس الہام کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی زبان پر فرشتے بولتے ہیں۔‘‘

٧٧٦ / ٣٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَی شَيَاطِيْنِ الإِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ.

وفي رواية: **قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ (أَوْ لَيَفْرَقُ) مِنْکَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.**

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں

------ اللہ ﷺ، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه، ٥ / ٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٣، وابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٣١٧، الرقم: ٦٨٩٤، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ٩٢، الرقم: ٤٤٩٩، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٥٥، الرقم: ٢٤٣٣٠، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥ / ٤٨، الرقم: ٥٧٣٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧ / ١٨، الرقم: ٦٧٢٦، والديلمی فی مسند الفردوس، ٣ / ٢٧٨، الرقم: ٤٨٣٩، وابن راهويه فی المسند، ٢ / ٤٧٩، الرقم: ١٠٥٨، والحکيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣ / ١٣٨، والنووی فی رياض الصالحين، ١ / ٥٦٤، الرقم: ١٥٠٤، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٦٩، والبيهقی فی الاعتقاد، ١ / ٣١٥، والعسقلانی فی فتح الباری، ٧ / ٥٠، والمبارکفوری فی تحفة الأحوذی، ١٠ / ١٢٥۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه، ٥ / ٦٢١، الرقم: ٣٦٩٠، ٣٦٩١، والنسائی فی السنن الکبری، ٥ / ٣٠٩، الرقم: ٥٩٥٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٣٥٣، الرقم: ٢٣٠٣٩، وفی فضائل الصحابة، ١ / ٣٣٣، الرقم: ٤٨٠، وابن حبان فی الصحيح، ١٠ / ٢٣١، الرقم: ٤٣٨٦، والبيهقی فی السنن الکبری، ١٠ / ٧٧۔

جنات و انسانوں کے شیاطین کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمر کے خوف سے بھاگ گئے ہیں۔
اور ایک روایت میں فرمایا: اے عمر! تم سے شیطان ڈرتا ہے۔‘‘

٧٧٧ / ٣٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ، فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ: يَاسَارِيُّ الْجَبَلَ. فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ: يَا سَارِيُّ الْجَبَلَ. فَأَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللهُ تَعَالَى. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس کا سالار ایک شخص کو مقرر کیا جس کا نام ساریہ تھا۔ ایک دن آپ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک دورانِ خطبہ آپ نے پکارا: اے ساریہ! پہاڑ کی اوٹ لو۔ (جنگ کے بعد) لشکر سے ایک قاصد آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! ہم دشمن سے لڑ رہے تھے اور قریب تھا کہ وہ ہمیں شکست دے دے پھر اچانک کسی پکارنے والے نے پکارا: اے ساریہ! پہاڑ کی اوٹ لو۔ ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ کی طرف کرلیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست (اور ہمیں فتح عطا) کی۔‘‘

٧٧٨ / ٣٤۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ مِصْرُ أَتَى أَهْلُهَا إِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه حِيْنَ دَخَلَ بُؤْنَةَ مِنْ أَشْهُرِ الْعَجَمِ. فَقَالُوْا: أَيُّهَا الْأَمِيْرُ إِنَّ لِنِيْلِنَا هَذَا سُنَّةً لَا يَجْرِي إِلَّا بِهَا. فَقَالَ: وَمَا ذَاکَ؟ قَالُوْا: إِذَا كَانَ ثِنْتَا عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَوْنَ مِنْ هَذَا الشَّهْرِ عَمَدْنَا

الحديث رقم ٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ١ / ٢١٩، الرقم: ٣٥٥، والبيهقى فى دلائل النبوة، ٦ / ٣٧٠، وفى الإعتقاد، ١ / ٣١٤، وأبونعيم فى دلائل النبوة، ٣ / ٢١٠-٢١١، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٢ / ٤١٠، الرقم: ٥٩٥٤، والرازى فى التفسير الكبير، ٢١ / ٨٧۔

الحديث رقم ٣٤: أخرجه اللالكائي فى كرامات الأولياء، ١ / ١١٩، الرقم: ٦٦، والقرطبى فى الجامع لأحكام القرآن، ١٣ / ١٠٣، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٣ / ٤٦٥، والرازى فى التفسير الكبير، ٢١ / ٨٨، والحموى فى معجم البلدان، ٥ / ٣٣٥۔

إِلَى جَارِيَةٍ بِكْرٍ مِنْ أَبَوَيْهَا فَأَرْضَيْنَا أَبَوَيْهَا وَجَعَلْنَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ وَالثِّيَابِ أَفْضَلُ مَا يَكُوْنُ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهَا فِي هَذَا النِّيْلِ. فَقَالَ لَهُمْ عَمْرٌو رضي الله عنه: إِنَّ هَذَا مِمَّا لَا يَكُوْنُ فِي الإِسْلَامِ إِنَّ الإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ. قَالَ: فَأَقَامُوْا بُوْنَةَ وَأَبِيْبَ وَمَسْرَى وَالنِّيْلُ لَا يَجْرِي قَلِيْلًا وَلَا كَثِيْرًا حَتَّى هَمُّوْا بِالْجَلَاءِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَمْرٌو رضي الله عنه كَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، فَكَتَبَ إِنَّكَ قَدْ أَصَبْتَ بِالَّذِي فَعَلْتَ وَإِنَّ الإِسْلَامَ يَعْتَدِمُ مَا قَبْلَهُ وَإِنِي قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ بِبِطَاقَةٍ دَاخِلَ كِتَابِي هَذَا فَأَلْقِهَا فِي النِّيْلِ. فَلَمَّا قَدِمَ كِتَابُ عُمَرَ رضي الله عنه إِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه، وأَخَذَ الْبِطَاقَةَ فَفَتَحَهَا فَإِذَا فِيْهَا: مِنْ عَبْدِ اللهِ عُمَرَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِلَى نِيْلِ مِصْرَ أَمَّا بَعْدُ! فَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا تَجْرِي مِنْ قِبَلِكَ فَلَا تَجْرِ وَإِنْ كَانَ اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ هُوَ الَّذِي يُجْرِيْكَ فَنَسْأَلَ اللهَ الْوَاحِدَ الْقَهَّارَ أَنْ يُجْرِيَكَ. قَالَ: فَأَلْقَى الْبِطَاقَةَ فِي النِّيْلِ فَلَمَّا أَلْقَى الْبِطَاقَةَ أَصْبَحُوْا يَوْمَ السَّبْتِ وَقَدْ أَجْرَاهُ اللهُ تَعَالَى سِتَّةَ عَشَرَ ذِرَاعًا فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَطَعَ اللهُ تَعَالَى تِلْكَ السُّنَّةَ عَنْ أَهْلِ مِصْرَ إِلَى الْيَوْمِ.

رَوَاهُ اللَّالْكَائِيُّ وَالْقُرْطَبِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَأَبُوالشَّيْخِ فِي كِتَابِ الْعَظَمَةِ.

”حضرت قیس بن حجاج روایت کرتے ہیں اس سے جس نے انہیں بتایا کہ مصر فتح ہونے کے بعد اہل مصر (گورنر مصر) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب عجمی مہینہ بونہ شروع ہوا۔ اور عرض کیا: اے امیر! ہمارے اس دریائے نیل کا ایک معمول ہے جس کی تعمیل کے بغیر اس میں روانی نہیں آتی۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بتاؤ تو وہ کیا معمول ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جب اس مہینہ کی بارہ تاریخ آتی ہے تو ہم ایک کنواری لڑکی اس کے والدین کی رضا مندی سے حاصل کرتے ہیں اور پھر اسے عمدہ سے عمدہ زیورات اور کپڑے پہنا کر اس دریائے نیل کی نذر کردیتے ہیں۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

نے فرمایا: یہ سب کچھ اسلام میں نہیں ہوگا۔ اسلام زمانہ جاہلیت کی تمام (بے ہودہ) رسوم کو ختم کرتا ہے۔ (راوی نے) کہا: اہل مصر بونہ، ابیب اور مَسرِی تین ماہ تک اس حکم پر قائم رہے۔ نیل کی روانی رُکی رہی پانی کا قطرہ نہ رہا۔ دریائے نیل کی روانی کو بند دیکھ کر لوگوں نے ترک وطن کا ارادہ کیا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے تمام حالات کی امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ اے عمرو بن عاص! تم نے جو کچھ کیا درست کیا۔ اسلام نے سابقہ (بے ہودہ) رسوم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ میں اپنے اس خط کے اندر ایک رقعہ بھیج رہا ہوں۔ اسے دریائے نیل میں ڈال دینا۔ پس جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خط حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو انہوں نے اس خط کو کھولا تو اس میں درج ذیل عبارت تھی۔ ''اللہ تعالیٰ کے بندے امیر المومنین عمر کی طرف سے مصر کے دریائے نیل کے نام! حمد و صلاۃ کے بعد (اے دریا) اگر تو اپنی مرضی سے بہتا ہے تو ہرگز نہ بہہ! اور اگر اللہ واحد و قہار ہی تجھے رواں کرتا ہے تو ہم خداوندِ واحد و قہار سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تجھے جاری کر دے۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے وہ رقعہ دریائے نیل میں ڈال دیا۔ جب رقعہ ڈالا ہفتہ کے دن صبح لوگوں نے دیکھا کہ ایک رات میں اللہ تعالیٰ نے سولہ ہاتھ (پہلے سے بھی) اونچا پانی دریائے نیل میں جاری فرما کر اہل مصر سے اسی دن سے آج تک اس قدیم ظالمانہ رسم کو ہمیشہ کے لیے ختم فرما دیا۔''

٧٧٩ / ٣٥۔ عَنْ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ في رواية طويلة قُتِلَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ وَإِنَّ رَأْسَهُ عَلَى الْبَابِ لَيَقُوْلُ: طُقُ طُقُ حَتَّى صَارُوْا بِهِ إِلَى حَشِّ كَوْكَبٍ فَاحْتَفَرُوا لَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اور دروازے پر ہی ان کا سر مبارک پکار رہا تھا: مجھے دفن کرو، مجھے دفن کرو چنانچہ ان کے ساتھی ان کی نعش مبارک کو باغِ کوکب میں لے گئے جہاں انہوں

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ١/ ٧٨، الرقم: ١٠٩، وابن عسلكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٣٩/ ٥٣٢، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ٩٥، وابن عبد البر فى الاستيعاب، ٣/ ١٠٤٧، وابن سعد فى الطبقات الكبرى، ٣/ ٧٧، والمزى فى تهذيب الكمال، ١٩/ ٤٥٧، والعسقلانى فى تلخيص الحبير، ٢/ ١٤٥.

نے آپ کی تدفین کی۔‘‘

٧٨٠ / ٣٦۔ عَنْ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: وَكَانَ عُثْمَانُ رضی الله عنه يَمُرُّ بِحَشِّ كَوْكَبٍ فَيَقُوْلُ لَيُدْفَنُ رَجُلٌ صَالِحٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ باغِ کوکب کے پاس سے گذرتے تو فرماتے کہ یہاں ایک نیک انسان دفن کیا جائے گا (چنانچہ وہ خود اسی جگہ دفن کیے گئے)۔‘‘

٧٨١ / ٣٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ رضی الله عنه أَصْبَحَ فَحَدَّثَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ أَفْطِرْ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ عُثْمَانُ رضی الله عنه صَائِمًا فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٧٨٢ / ٣٨۔ وفي رواية: عَنِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ قَالَتْ: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما قَالُوْا: إِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (اپنی

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الطبراني فی المعجم الكبير، ١ / ٧٨، الرقم: ١٠٩، وابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٣٩ / ٥٣٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٩٥، وابن عبدالبر فی الاستيعاب، ٣ / ١٠٤٧، وابن سعد فی الطبقات الكبری، ٣ / ٧٧، والمزی فی تهذيب الكمال، ١٩ / ٤٥٧۔

الحديث رقم٣٧ / ٣٨: أخرجه الحلكم فی المستدرك، ٣ / ١١٠، الرقم: ٤٥٥٤، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦ / ١٨١، الرقم: ٣٠٥١٠۔ ٣٠٥١١: ٧ / ٤٤٢، الرقم: ٣٧٠٨٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٧ / ٢٣٢، وابن سعد فی الطبقات الكبری، ٣ / ٧٤، وابن حيان فی طبقات المحدثين بأصبهان، ٢ / ٢٩٨، الرقم: ١٨٢، وابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٣٩، ٣٨٤۔

شہادت کے) دن صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے رات کو دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! آج کا روزہ تم ہمارے پاس افطار کرو گے۔ سو اس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا اور اسی دن انہیں شہید کر دیا گیا۔‘‘

’’ایک روایت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ سب مجھے کہہ رہے تھے: (اے عثمان!) آج رات تمہاری افطاری ہمارے ساتھ ہے۔‘‘

٧٨٣ / ٣٩۔ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ جَهْجَاهَ الْغَفَارِيَّ أَخَذَ عَصَا عُثْمَانَ الَّتِي يَتَخَصَّرُ بِهَا فَكَسَرَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ فَوَقَعَتْ فِي رُكْبَتِهِ الْآكِلَةُ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَاللَّالُكَائِيُّ.

’’حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جہجاہ الغفاری نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عصا جس پر ٹیک لگائے تھے اپنے گھٹنے پر رکھ کر (گستاخی کے ساتھ) توڑ دیا تو اس کے گھٹنے پر پھوڑا نکل آیا۔‘‘

٧٨٤ / ٤٠۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ حِيْنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللهِ بِرَايَتِهِ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْحِصْنِ، خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ، فَضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدٍ فَطَرَحَ تُرْسَهُ مِنْ يَدِهِ، فَتَنَاوَلَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ بَابًا كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ، فَتَرَّسَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يُقَاتِلُ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي نَفَرٍ مَعِي سَبْعَةٌ أَنَا ثَامِنُهُمْ، نَجْهَدُ عَلَى أَنْ نَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ فَمَا نَقْلِبُهُ.

الحديث رقم ٣٩: أخرجه ابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٣٩/ ٣٢٩، واللالكائي فی كرامات الأولياء، ١/ ١٢٤، الرقم: ٧٠، وابن عبد البر فی الاستيعاب، ١/ ٢٦٩، والرازی فی التفسير الكبير، ٢١/ ٨٨۔

الحديث رقم ٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/ ٨، الرقم: ٢٣٩٠٩، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٦/ ١٥٢، والطبري فی تاريخ الأمم والملوك، ٢/ ١٣٧، وابن هشام فی السيرة النبوية، ٤/ ٣٠٦۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابورافع جو حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جھنڈا دے کر خیبر کی طرف روانہ کیا تو ہم بھی ان کے ساتھ تھے جب ہم قلعہ خیبر کے پاس پہنچے جو مدینہ منورہ کے قریب ہے تو خیبر والے اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ٹوٹ پڑے۔ آپ بے مثال بہادری کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ اچانک ان پر ایک یہودی نے چوٹ کر کے ان کے ہاتھ سے ڈھال گرا دی۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ کا ایک دروازہ اکھیڑ کر اپنی ڈھال بنا لیا اور اسے ڈھال کی حیثیت سے اپنے ہاتھ میں لئے جنگ میں شریک رہے۔ بالآخر دشمنوں پر فتح حاصل ہو جانے کے بعد اس ڈھال نما دروازہ کو اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اس سفر میں میرے ساتھ سات آدمی اور بھی تھے اور ہم آٹھ کے آٹھ مل کر اس دروازے کو الٹنے کی کوشش کرتے رہے لیکن ہم وہ دروازہ (جسے حضرت علی نے تنہا اکھیڑا تھا) نہ الٹ سکے۔''

٧٨٥ / ٤١۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرٍ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھالیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کرلیا اور یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ اس دراوزے کو چالیس آدمی مل کر ہی اٹھا سکتے تھے۔''

٧٨٦ / ٤٢۔ عَنْ زَادَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ حَدَّثَ حَدِيْثًا فَكَذَّبَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: أَدْعُوْ عَلَيْكَ إِنْ قُلْتَ كَاذِبًا قَالَ: أُدْعُ فَدَعَا عَلَيْهِ فَلَمْ

الحديث رقم ٤١: أخرجه ابن أبي أبي شيبة فی المصنف، ٦/ ٣٧٤، الرقم: ٣٢١٣٩، والعسقلانی فی فتح الباری، ٧/ ٤٧٨، والطبري فی تاريخ الأمم والملوك، ٢/ ١٣٧، وابن هشام فی السيرة النبوية، ٤/ ٣٠٦.

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢/ ٢١٩، الرقم: ١٧٩١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/ ١١٦، واللالكائي فی كرامات الأولياء، ١/ ١٢٦، الرقم: ٧٣.

يَبْرَحْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''زادان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گفتگو فرمائی تو ایک شخص نے انہیں جھٹلایا اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو نے جھوٹ بولا ہو تو میں تجھے بددعا دوں؟ اس نے کہا: ہاں بددعا کریں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے بددعا کی تو وہ شخص ابھی اس مجلس سے اٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ اندھا ہوگیا۔''

۷۸۷ / ٤٣۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما حِيْنَ قُتِلَ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ أَوْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ لَقَدْ كَانَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ رَجُلٌ قُتِلَ اللَّيْلَةَ أَوْ أُصِيْبَ الْيَوْمَ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخَرُوْنَ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم إِذَا بَعَثَهُ فِي سَرِيَّةٍ كَانَ جِبْرِيْلُ عليه السلام عَنْ يَمِيْنِهِ وَمِيْكَايِلُ عليه السلام عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: اے اہل کوفہ! (یا فرمایا:) اے اہل عراق! آج تمہارے درمیان وہ شخص شہید کر دیا گیا جس سے علم میں (امت کے) اولین بھی سبقت نہیں کر سکے اور آخرین میں سے بھی کوئی ان کے مقام کو نہ پہنچ سکے گا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی جہاد کی مہم پر روانہ فرماتے تو ان کی دائیں طرف حضرت جبرئیل اور بائیں طرف میکائیل علیہما السلام رہا کرتے تھے اور وہ کبھی بھی فتح حاصل بغیر کئے نہیں لوٹتے تھے۔''

۷۸۸ / ٤٤۔ عَنْ أُمِّ سَلْمَى رضي الله عنها قَالَتْ: اشْتَكَتْ فَاطِمَةُ سلام الله عليها

الحديث رقم ٤٣: أخرجه ابن أبي شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٦٩، الرقم: ٣٢٠٩٤، والهندی فی کنز العمال، ٦ / ٤١٢۔

الحديث رقم ٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٤٦١، الرقم: ٢٧٦٥٦۔ ٢٧٦٥٧، والدولابی فی الذرية الطاهرة، ١ / ١١٣، والزيلعی فی نصب الراية، ←

شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيْهِ، فَكُنْتُ أُمَرِّضُهَا فَأَصْبَحَتْ يَوْمًا كَأَمْثَلِ مَارَأَيْتُهَا فِي شَكْوَاهَا تِلْكَ. قَالَتْ: وَخَرَجَ عَلِيٌّ رضي الله عنه لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَتْ: يَا أُمَّهْ اسْكُبِي لِي غُسْلًا، فَسَكَبْتُ لَهَا غُسْلًا فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ أَعْطِيْنِي. ثِيَابِي الْجُدُدَ، فَأَعْطَيْتُهَا، فَلَبِسَتْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ قَدِّمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَيْتِ، فَفَعَلْتُ وَاضْطَجَعَتْ وَاسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ، وَجَعَلَتْ يَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الآنَ، وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلاَ يَكْشِفُنِي أَحَدٌ، فَقُبِضَتْ مَكَانَهَا، قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَخْبَرْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت امّ سلمٰی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے مرضِ وصال میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کرتی تھی۔ بیماری کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میرا خیال ہے ایک صبح ان کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے۔ سیدہ کائنات نے کہا: اے اماں! میرے غسل کے لیے پانی لائیں۔ میں پانی لائی۔ جہاں تک میرا خیال ہے (اس روز) انہوں نے بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا پھر وہ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے کر لیا پھر فرمایا: اماں جی! اب میری وفات ہو جائے گی، میں (غسل کر کے) پاک ہو چکی ہوں، لہٰذا مجھے کوئی نہ کھولے پس اُسی جگہ ان کی وفات ہو گئی۔ حضرت اُمّ سلمٰی فرماتی ہیں کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو میں نے انہیں ساری بات بتائی۔‘‘

٧٨٩ / ٤٥. عَنْ عُمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا جِيءَ بِرَأْسِ عُبَيْدِ اللهِ

------ ٢ / ٢٥٠، ومحب الدين فی ذخائر العقبی، ١ / ١٠٣، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٢١٠، وابن الأثير فی أسد الغابة، ٧ / ٢٢١.

الحديث رقم ٤٥: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ٥ / ٦٦٠، الرقم: ٣٧٨٠، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٣ / ١١٢، الرقم: ٢٨٣٢، والبارکفوری فی تحفة الأحوذی، ١٠ / ١٩٣.

بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ نُضِّدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ، فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّؤُوْسَ حَتَّى دَخَلَتْ فِي مِنْخَرَي عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتَّى تَغَيَّبَتْ. ثُمَّ قَالُوْا: قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ، فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمارہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب (امام حسین علیہ السلام کے قاتل) عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر مسجد کے برآمدے میں رکھے گئے اور میں اس وقت ان لوگوں کے پاس پہنچا جبکہ وہ لوگ کہہ رہے تھے وہ آ گیا وہ آ گیا۔ اتنی دیر میں ایک سانپ کہیں سے آیا اور ان کے سروں میں گھسنا شروع کیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے میں گھسا اور اس میں تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر باہر آ گیا اور کہیں چلا گیا یہاں تک کہ وہ کہیں غائب ہو گیا، پھر اچانک وہ کہنے لگے وہ آ گیا وہ آ گیا وہ سانپ پھر آیا اور یہی عمل اس نے دو یا تین بار دہرایا۔‘‘

٧٩٠ / ٤٦۔ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رِجَاءَ الْعَطَارِدِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوْا عَلِيًّا رضی اللہ عنہ وَلَا أَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ فَإِنَّ جَارًا لَنَا مِنْ بِلْهَجِيْمِ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى هٰذَا الْفَاسِقِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَتَلَهُ اللهُ، فَرَمَاهُ اللهُ بِكَوْكَبَيْنِ فِي عَيْنَيْهِ فَطَمَسَ اللهُ بَصَرَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت قرہ بن خالد فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت ابو رجاء عطاردی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اس خانوادۂ (نبوت) کو گالیاں مت دو۔ ہمارا ایک پڑوسی جو کہ

الحديث رقم ٤٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ١١٢، الرقم: ٢٨٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٩٦، وقال: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔

بلھجیم سے تھا کہنے لگا: کیا تم یہ نہیں دیکھتے (معاذ اللہ) کہ اس فاسق حسین بن علی کو اللہ تعالیٰ نے قتل کر دیا، (اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ) اسی وقت اللہ تعالیٰ نے (آسمان سے) اس کی دونوں آنکھوں میں دو ستارے مارے اور وہ اندھا ہو گیا۔‘‘

٧٩١ / ٤٧۔ عَنْ خَيْثَمَةَ رضی الله عنه قَالَ: أُتِيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی الله عنه بِرَجُلٍ وَمَعَهُ زِقُّ خَمٍ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عَسْلاً، فَصَارَ عَسْلاً.

وفي رواية: **لَمَّا قَدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْحُرَّةَ أُتِيَ بِسَمٍّ فَوَضَعَهُ فِي رَاحَتِهِ ثُمَّ سَمَّى وَشَرِبَهُ.**

رَوَاهُ اللَّالْكَائِيُّ وَالذَّهَبِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

وَقَالَ: رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى وَابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا اس کے پاس شراب کی صراحی تھی آپ نے فرمایا: اے اللہ! اسے شہد بنا دے تو وہ شراب فوراً شہد میں تبدیل ہو گئی۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حرّہ کے مقام پر آئے تو ان کے پاس زہر قاتل لایا گیا انہوں نے اسے ہتھیلی پر ڈالا اور بسم اللہ پڑھ کر پی گئے (مگر اس زہر نے ان پر مطلقًا کوئی مضر اثر نہیں کیا)۔‘‘

٧٩٢ / ٤٨۔ عَنْ أَبِي خَلدَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ: سَمِعَ أَنَسٌ رضی الله عنه مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَكَانَ لَهُ

الحديث رقم ٤٧: أخرجه اللالكائي فى كرامات الأولياء، ٢ / ٢٥٤، الرقم: ٩٤-٩٧، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ١ / ٣٧٥-٣٧٦، والعسقلانى فى الإصابة، ٢ / ٢٥٤، والرازى فى التفسير الكبير، ٢١ / ٨٩۔

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، ٥ / ٦٨٣، الرقم: ٣٨٣٣، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ٣ / ٤٠٠، والعسقلانى فى الإصابة، ١ / ١٢٧، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٢ / ٤٠١، الرقم: ٥٩٥٢۔

بُسْتَانٌ يَحْمَلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ، كَانَ يَجِدُ مِنْهُ رِيحَ الْمِسْکِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوخلدہ (تابعی) سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عالیہ سے پوچھا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے احادیث کی سماعت کی ہے؟ ابو عالیہ نے فرمایا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی جس کے باعث حضرت انس کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا اور ان کے باغ میں ایک خوشبودار پودا تھا جس سے انہیں کستوری کی خوشبو آتی تھی۔‘‘

۷۹۳ / ۴۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيْرًا. وَكَانَتْ تَقُوْلُ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ: مَارَأَيْتُ أَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيْدِ، وَمَاكَانَ إِلَّا رَزَقَهُ اللهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ حضرت خُبیب رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں (سردارِ قریش) حارث بن عامر کو قتل کیا تھا (بعد کے ایک واقعہ میں) حضرت خُبیب (گرفتار ہو کر) ان کے قیدی بن گئے۔ حارث (جسے حضرت خُبیب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا) کی ایک بیٹی کہا کرتی تھی کہ میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے زیادہ اچھا اور نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اور بے شک میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو (دورانِ قید) انگور کا خوشہ کھاتے

الحديث رقم ٤٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غَزْوَةُ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَذَكوان، وبِئْر مَعُونة، ٤ / ١٤٩٩، الرقم: ٣٨٥٨، وفى كتاب: الجهاد، باب: هل يَسْتَاسِرِ الرَّجُلُ وَمَنَ لَم يَسْتَأْسِرُ وَمَن رَكع رَكْعَتَين عند القَتلِ، ٣ / ١١٠٨، الرقم: ٢٨٨٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣١٠، الرقم: ٨٠٨٢، وعبد الرزاق فى المصنف، ٥ / ٣٥٣، الرقم: ٩٧٣٠، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٤ / ٢٢١، الرقم: ٤١٩١، واللالكائي فى كرامات الأولياء، ١ / ١٠١، الرقم: ٥٣، والعسقلانى فى فتح البارى، ٧ / ٣٨٤، وابن عبد البر فى الاستيعاب، ٢ / ٧٧٩، الرقم: ١٣٠٥، والطبرى فى تاريخ الأمم والملوك، ٢ / ٧٨۔

ہوئے دیکھا حالانکہ ان دنوں مکہ میں کوئی پھل نہیں ملتا تھا (یعنی پھلوں کا موسم بھی نہیں تھا) اور ویسے بھی وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ سو یہ وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ انہیں (غیب سے) مرحمت فرماتا تھا۔‘‘

٧٩٤/ ٥٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه في رواية طويلة وَبَعَثَ قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتُوْا بِشَيءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُوْنَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيْمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلَى شَيءٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی الله عنه سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ کفارِ قریش نے (دھوکہ سے شہید کرنے کے بعد) ایک دستہ کو شناخت کے لئے حضرت عاصم رضی الله عنه کی لاش میں سے کوئی ٹکڑا کاٹ کر لانے کے لئے بھیجا۔ حضرت عاصم رضی الله عنه نے غزوہ بدر میں ان کے بڑے سرداروں میں سے ایک کو قتل کیا تھا۔ سو (اس دستہ کے پہنچتے ہی) اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی مثل کوئی جانور بھیج دیئے جنہوں نے کسی کو ان کی لاش کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے جانے میں کامیاب نہ ہوسکے۔‘‘

٧٩٥/ ٥١۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ، دَعَانِي أَبِي مِنَ

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غَزْوَةُ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَذَكوان، وبِئر مَعُونة، ٤/ ١٤٩٩، الرقم: ٣٨٥٨، وفی كتاب: الجهاد، باب: هل يَسْتَاسِرُ الرَّجُلُ ومَنَ لَم يَسْتَأْسِر وَمَن رَكع رَكْعَتَين عند القتل، ٣/ ١١٠٨، الرقم: ٢٨٨٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٣١٠، الرقم: ٨٠٨٢، وعبد الرزاق فی المصنف، ٥/ ٣٥٣، الرقم: ٩٧٣٠، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٤/ ٢٢١، الرقم: ٤١٩١، واللالكائي فی كرامات الأولياء، ١/ ١٠١، الرقم: ٥٣۔

الحديث رقم ٥١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: هل يُخْرجُ المَيّتُ منَ القبر واللّحد لِعلّةٍ، ١/ ٤٥٣، الرقم: ١٢٨٦، والحاكم فی المستدرك، ٣/ ٢٢٤، الرقم: ٤٩١٣، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٦/ ٢٨٥، الرقم: ١٢٤٥٩، والعسقلانی فی مقدمة فتح الباری، ١/ ٢٧٠، والخطيب التبريزی فی مشكاة المصابيح، ٢/ ٣٩٩، الرقم: ٥٩٤٥۔

اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا أَرَانِي إِلَّا مَقْتُولاً فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنِّي لاَ أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا، فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا. فَأَصْبَحْنَا، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيْلٍ، وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ، ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الآخَرِ، فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمٍ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً، غَيْرَ أُذُنِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ احد کا وقت آ گیا تو میرے والد (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) نے مجھے رات کے وقت بلایا اور فرمایا: میں یہی دیکھتا ہوں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سب سے پہلے میں شہید کیا جاؤں گا اور میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے علاوہ مجھے تم سے زیادہ عزیز ہو۔ مجھ پر قرض ہے اسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کئے گئے اور ایک دوسرے (شہید) کے ساتھ دفن کیے گئے۔ پھر میرا دل اس پر رضامند نہ ہوا کہ انہیں دوسروں کے ساتھ چھوڑے رکھوں لہٰذا (تدفین کے) چھ ماہ کے بعد میں نے انہیں نکالا تو وہ اسی طرح (تر و تازہ) تھے جیسے دفن کرنے کے روز تھے، سوائے ایک کان کے (جو کہ دورانِ جنگ شہید ہو گیا تھا)۔''

۷۹۶ / ۵۲۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَإِذَا نُوْرٌ بَيْنَ أَيْدِيْهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّوْرُ مَعَهُمَا عَنْ

الحديث رقم ۵۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: منقبة أُسَيدِ بنِ حُضَيرٍ وَعبَّادِ بن بِشْرٍ رضي الله عنهما، ۳ / ۱۳۸۴، الرقم: ۳۵۹۴، أبواب: المساجد، باب: إدْخال البَعيرِ فی المسجد للعلّة، ۱ / ۱۷۷، الرقم: ۴۵۳، وفی كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبيّ ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر، ۳ / ۱۳۳۱، الرقم: ۳۴۴۰، وأبو يعلی فی المسند، ۵ / ۳۶۱، الرقم: ۳۰۰۷، والبيهقی فی الاعتقاد، ۱ / ۳۱۰، والنووی فی رياض الصالحين، ۱ / ۵۶۶، الرقم: ۱۵۰۶، والخطيب التبريزی فی مشكاة المصابيح، ۲ / ۳۹۹، الرقم: ۵۹۴۴

أَنَسٍ رضی الله عنه كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت انس رضی الله عنه روایت فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس سے (مجلس برخواست ہونے کے بعد) تاریک رات میں (گھر جانے کے لئے) نکلے تو (اس تاریک رات میں) اچانک ایک نور ان کے سامنے آ گیا (اور وہ ان کے ساتھ ساتھ روشنی کے لئے رہا) اور جب وہ دونوں آدمی (مختلف اطراف میں گھر ہونے کی وجہ سے الگ الگ راہ پر چل پڑے تو وہ نور بھی ان دونوں کے ساتھ (دو حصوں میں تقسیم ہو کر) الگ الگ ہو گیا۔ حضرت انس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس سے (تاریک رات میں گھر جانے والے وہ دو آدمی حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر تھے۔‘‘

٧٩٧/ ٥٣۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب حضرت نجاشی رضی الله عنه (شاہ حبشہ) فوت ہوگئے تو ہم بیان کیا کرتے تھے کہ ان کی قبر پر ہمیشہ نور (برستا) دیکھا جاتا ہے۔‘‘

٧٩٨/ ٥٤۔ عَنْ سَفِينَةَ رضی الله عنه قَالَ: رَكِبْتُ الْبَحْرَ فِي سَفِيْنَةٍ فَانْكَسَرَتْ

الحديث رقم ٥٣: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: فى النور يُرى عند قبر الشهيد، ٣/ ١٦، الرقم: ٢٥٢٣، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ١/ ٤٣٠، والعسقلانى فى الإصابة، ١/ ٢٠٦، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٢/ ٤٠٠، الرقم: ٥٩٤٧، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ١/ ٤٤٤۔

الحديث رقم ٥٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٢/ ٦٧٥، الرقم: ٤٢٣٥: ٣/ ٧٠٢، الرقم: ٦٥٥٠، والبخارى فى التاريخ الكبير، ٣/ ١٩٥، الرقم: ٦٦٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٧/ ٨٠، الرقم: ٦٤٣٢، وابن راشد فى الجامع، ١١/ ٢٨١، واللالكائي فى كرامات الأولياء، ١/ ١٥٨، الرقم: ١١٤، والبغوى فى شرح السنة، ١٣، ٣١٣، الرقم: ٣٧٣٢، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٢/ ٤٠٠، الرقم: ٥٩٤٩۔

فَرَكِبْتُ لَوْحًا مِنْهَا فَطَرَحَنِي فِي أَجَمَةٍ فِيْهَا أَسَدٌ فَلَمْ يَرُعَنِي إِلَّا بِهِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ وَغَمَزَ بِمَنْكِبِهِ شِقِّي فَمَا زَالَ يَغْمِزُنِي وَيَهْدِيْنِي إِلَى الطَّرِيْقِ حَتَّى وَضَعَنِي عَلَى الطَّرِيْقِ فَلَمَّا وَضَعَنِي هَمْهَمَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَوَدِّعُنِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَغَوِيُّ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوا۔ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو میں اس کے ایک تختے پر سوار ہوگیا اس نے مجھے ایک ایسی جگہ پھینک دیا جو شیر کی کچھار تھی۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا کہ (اچانک) وہ شیر سامنے تھا۔ میں نے کہا: اے ابو الحارث (شیر)! میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں تو اس نے فوراً اپنا سرخم کردیا اور اپنے کندھے سے مجھے اشارہ کیا اور وہ اس وقت تک مجھے اشارہ اور رہنمائی کرتا رہا جب تک کہ اس نے مجھے صحیح راہ پرنہ ڈال دیا پھر جب اس نے مجھے صحیح راہ پر ڈال دیا تو وہ دھیمی آواز میں غرغرایا۔ سو میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔‘‘

۷۹۹ / ۵۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: هٰذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَشَهِدَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ.

وفي رواية: قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَوْ نَجَا أَحَدٌ مِنْ ضُمَّةِ الْقَبْرِ لَنَجَا مِنْهَا

الحديث رقم ٥٥: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: ضمة القبر وخغطته، ٤/ ١٠٠، الرقم: ٢٠٥٥، وفى السنن الكبرى، ١/ ٦٦٠، الرقم: ٨١٨٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/ ١٩٩، الرقم: ١٧٠٧، وفى المعجم الكبير، ٦/ ١٠، الرقم: ٥٣٣٣، ونحوه ابن راهوية فى المسند، ٢/ ٥٥٢، الرقم: ١١٢٧، والزيلعى فى نصب الراية، ٢/ ٢٨٦، والسيوطى فى شرح على سنن النسائى، ٤/ ١٠١، الرقم: ٢٠٥٥ والعسقلانى فى القول المسدد، ١/ ٨١۔

سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رضي الله عنه. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کے متعلق) فرمایا: یہ وہ ہستی ہے جس کی وفات سے عرش بھی ہل گیا آسمان کے دروازے کھول دیے گئے اور ستر ہزار فرشتے اس کے جنازے میں شریک ہوئے، ایک دفعہ قبر نے اسے دبایا پھر کشادہ کر دی گئی۔‘‘

اور ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہیں اگر کوئی قبر کے دبانے سے بچ سکتا تو سعد بن معاذ بھی ضرور اس کے دبانے سے بچ جاتے۔ (مومنین و صالحین کے لئے قبر کا دبانا باعث راحت ہوتا ہے جیسے ماں بچے کو گود میں لے کر محبت سے دباتی ہے)۔‘‘

٨٠٠ / ٥٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَهُ عَلَى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيْهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ تَبَارَکَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْکُ حَتَّی خَتَمَهَا، فَأَتَی النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي ضَرَبْتُ خِبَائِي عَلَی قَبْرٍ وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيْهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْکِ حَتَّی خَتَمَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی فضل سورة الملك، ٥ / ١٦٤، الرقم: ٢٨٩٠، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢ / ٤٩٥، الرقم: ٢٥١٠، والخطيب التبريزی فی مشکاة المصابيح، ١ / ٤٠٥، الرقم: ٢١٥٣، والمنذری فی الترغيب الترهيب، ٢ / ٢٤٧، الرقم: ٢٢٦٦، وابن کثير فی تفسير القرآن العظيم، ٤ / ٣٩٦، والقرطبی فی الجامع لأحکام القرآن، ١٨ / ٢٠٥۔

کے کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے، اچانک پتہ چلا کہ یہ قبر ہے اور اس کے اندر کوئی آدمی سورۃ الملک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک (اس صحابی نے سنا کہ) اس پڑھنے والے نے (قبر کے اندر) مکمل سورت الملک پڑھی۔ (یہ سن کر) وہ صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے (نادانستہ) ایک قبر پر خیمہ لگایا اور مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ یہ قبر ہے، اچانک سنا کہ ایک آدمی قبر میں سورۃ الملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ (میں نے سنا) اس نے مکمل سورۃ الملک پڑھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (سورۃ الملک عذابِ قبر کو) روکنے والی ہے اور عذابِ قبر سے نجات دینے والی ہے۔“